ماڈیول ۱۵

سورج اور چاند کی طرف رخ کر کے قضاء حاجت کرنے کا مسئلہ

بعض عوام میں یہ غلط فہمی پائی جاتی ہے کہ قضاء حاجت کے وقت سورج یا چاند کی طرف رخ کرنا ممنوع ہے۔ بعض لوگ اس کو احترام کے خلاف سمجھتے ہیں، لیکن دین میں ایسی کوئی بات موجود نہیں ہے۔ علمائے کرام کا کہنا ہے کہ شریعت میں اس مسئلے پر کوئی ممانعت نہیں ہے، اور نبی کریم ﷺ سے اس سلسلے میں کوئی حدیث ثابت نہیں ہے۔ یہ ہمارے دین کی خوبی ہے کہ اس نے توہمات سے بچنے کا سبق دیا ہے اور لوگوں کو حقیقت پسندی کی تعلیم دی ہے۔

علمائے کرام کے مطابق، اگر کسی حدیث یا قرآن میں کوئی حکم واضح نہ ہو تو ہمیں اپنے ذاتی خیالات یا توہمات کو دین کا حصہ بنانے سے گریز کرنا چاہیے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "جس نے میری طرف کوئی جھوٹی بات منسوب کی، وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے" (صحیح بخاری، حدیث نمبر 107)۔ لہذا، دین کا علم ہمیں ان چیزوں سے آگاہی فراہم کرتا ہے جو حقیقت میں دین کا حصہ ہیں اور ان باتوں کو رد کرتا ہے جو لوگ اپنی طرف سے دین میں شامل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

قضاء حاجت کے دوران بائیں پاؤں پر زور دینے کی روایت

کچھ لوگوں کا نظریہ ہے کہ قضاء حاجت کے دوران بائیں پاؤں پر وزن ڈال کر بیٹھنا چاہیے، تاکہ یہ سنت کے مطابق ہو۔ اس سلسلے میں ایک روایت حضرت سراقہ بن مالک رضی اللہ عنہ سے منقول ہے، جس میں ذکر ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اس طرح بیٹھنے کا حکم دیا۔ (سنن الکبری، بیہقی)۔ لیکن یہ روایت ضعیف ہے اور علمائے کرام نے اسے غیر معتبر قرار دیا ہے۔

لہذا، قضاء حاجت کے دوران بائیں پاؤں پر زور دینا سنت کا حصہ نہیں ہے۔ اگر کوئی شخص اس طریقے سے بیٹھنے میں آسانی محسوس کرتا ہے تو اسے اختیار کیا جاسکتا ہے، لیکن اسے سنت کا درجہ نہیں دیا جاسکتا۔

واش روم میں داخل ہونے اور باہر نکلنے کا ادب

اسلامی ادب میں پاکیزگی کو اولین حیثیت دی گئی ہے۔ واشروم میں داخل ہونے اور نکلنے کے آداب کا خاص دھیان رکھنا چاہئے۔ واشروم میں داخل ہوتے وقت پہلے بایاں پاؤں رکھنا چاہیے اور باہر نکلتے وقت پہلے دایاں پاؤں باہر نکالنا چاہئے۔ نبی کریم ﷺ کے اسوہ حسنہ میں ہمیں عمومی طور پر ایسے کاموں میں دائیں طرف کو ترجیح دینے کا حکم ملتا ہے جو محترم ہوں، جیسے کھانے کے لئے دائیں ہاتھ استعمال کرنا، جوتا پہلے دائیں طرف سے پہننا وغیرہ۔ (صحیح بخاری)۔

اس ادب کی پیروی میں انسان کو جہاں پاکیزگی اور طہارت حاصل ہوتی ہے، وہیں وہ اللہ کے احکام پر عمل کرنے کی سعادت بھی حاصل کرتا ہے۔ اس کے برعکس، واشروم میں داخل ہونے جیسے ناپاک کاموں میں بائیں طرف کو اختیار کیا گیا ہے۔ یہ نبی کریم ﷺ کا معمول رہا ہے کہ جہاں احترام اور طہارت کا پہلو ہو، وہاں دائیں طرف کو ترجیح دی اور جہاں ناپاکی یا غیر محترم امور ہوں، وہاں بائیں طرف کو اختیار کیا۔

پیشاب کے چھینٹوں سے بچنا

پیشاب یا استنجا کے دوران چھینٹوں سے بچنا انتہائی ضروری ہے کیونکہ اس بارے میں سخت تنبیہ آئی ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی ایک روایت ہے جس میں نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ قبروں میں عذاب پانے والوں میں سے ایک شخص کو عذاب اس لئے دیا جا رہا ہے کہ وہ پیشاب کے چھینٹوں سے پرہیز نہیں کرتا تھا (صحیح بخاری، حدیث نمبر 218)۔

اس لئے ضروری ہے کہ انسان مکمل احتیاط کرے اور اپنے جسم اور کپڑوں کو نجاست سے پاک رکھے، تاکہ وہ اللہ کی بارگاہ میں پاک صاف ہو کر نماز اور عبادات کی سعادت حاصل کر سکے۔ اگر انسان اس بات کا اہتمام نہ کرے تو یہ نہ صرف دنیوی بلکہ اخروی عذاب کا سبب بھی بن سکتا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "عموماً قبر کا عذاب پیشاب کی چھینٹوں سے بچنے میں لاپرواہی کرنے کی وجہ سے ہوتا ہے" (سنن نسائی)۔ اس لئے یہ انتہائی اہمیت کا حامل ادب ہے کہ پیشاب کرتے وقت انسان چھینٹوں سے مکمل بچاؤ کرے۔

کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کے مسئلے میں اہل علم کا اختلاف

کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کے حوالے سے اہل علم میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ بعض علماء اس عمل کو مکروہ قرار دیتے ہیں جبکہ بعض مطلق طور پر جائز قرار دیتے ہیں۔ اس مسئلے میں تین اقوال ہیں۔ پہلے قول کے مطابق، بغیر عذر کے کھڑے ہو کر پیشاب کرنا مکروہ ہے، اگر عذر ہو تو جائز ہے۔ دوسرا قول یہ ہے کہ کھڑے ہو کر پیشاب کرنا مطلق طور پر جائز ہے، چاہے ضرورت ہو یا نہ ہو۔ تیسرے قول کے مطابق، پیشاب کرنے کی جگہ کی نوعیت پر حکم کا انحصار ہے، یعنی اگر زمین نرم ہو تو کھڑے ہو کر پیشاب کرنا جائز ہے اور اگر سخت ہو تو بیٹھ کر پیشاب کرنا بہتر ہے۔

پہلا قول: عذر کی موجودگی میں جائز اور بغیر عذر کے مکروہ

پہلے قول کے مطابق، اگر کوئی عذر موجود ہو تو کھڑے ہو کر پیشاب کرنا جائز ہے، اور اگر عذر نہ ہو تو بہتر ہے کہ انسان بیٹھ کر پیشاب کرے۔ فقہاء حنفیہ اور فقہاء شافعیہ اس قول کے حامی ہیں، اور بعض صحابہ سے بھی اسی قسم کا قول منقول ہے، جیسے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ، اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔

دلیل: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جو شخص کہے کہ نبی کریم ﷺ کھڑے ہو کر پیشاب کرتے تھے، اس کی تصدیق نہ کرو کیونکہ آپ ہمیشہ بیٹھ کر پیشاب کرتے تھے۔ (حدیث سنن ترمذی، حدیث نمبر 12 سنن نسائی اور ابن ماجہ) یہ صحیح حدیث ہے۔ اس حدیث سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے عموماً بیٹھ کر پیشاب کیا۔

دلیل: حضرت عبدالرحمن بن حسنہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک ڈھال نما چیز لے کر آئے اور اس کے پیچھے بیٹھ کر پیشاب کیا۔ کچھ لوگوں نے کہا کہ آپ ایسے پیشاب کر رہے ہیں جیسے عورت پیشاب کرتی ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ آپ ﷺ نے پردہ اختیار کیا اور بیٹھ کر پیشاب کیا۔ (حدیث سنن نسائی، حدیث نمبر 30، ابن ماجہ) یہ روایت بھی صحیح ہے۔

دلیل: حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے انہیں کھڑے ہو کر پیشاب کرتے ہوئے دیکھا اور فرمایا کہ کھڑے ہو کر پیشاب نہ کرو۔ اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کبھی کھڑے ہو کر پیشاب نہیں کیا۔ (حدیث سنن ابن ماجہ، حدیث نمبر 308)، امام بیہقی اور امام حاکم نے بھی اسے اپنی کتب میں نقل کیا ہے۔

دوسرا قول: مطلق طور پر کھڑے ہو کر پیشاب کرنا جائز ہے

دوسرے قول کے مطابق، کھڑے ہو کر پیشاب کرنا مطلق طور پر جائز ہے چاہے کوئی عذر ہو یا نہ ہو۔ فقہاء حنابلہ اس قول کے حامی ہیں اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ، اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی یہی قول منقول ہے۔

دلیل: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ ایک جگہ گئے اور وہاں کھڑے ہو کر پیشاب کیا۔ یہ حدیث صحیح بخاری، (حدیث نمبر 224) اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ نے ایک موقع پر کھڑے ہو کر پیشاب کیا۔

دلیل: حضرت عبداللہ بن دینار فرماتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو کھڑے ہو کر پیشاب کرتے ہوئے دیکھا۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کی ہر سنت کی پیروی کرتے تھے، اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو بھی اس عمل میں دیکھا ہوگا۔

تیسرے قول کا خلاصہ

تیسرے قول کے مطابق، زمین کی نوعیت پر حکم کا انحصار ہے۔ اگر زمین نرم ہو اور پیشاب کے چھینٹے نہ آئیں تو کھڑے ہو کر پیشاب کرنا جائز ہے اور اگر زمین سخت ہو تو بیٹھ کر پیشاب کرنا بہتر ہے۔ امام مالک اور امام ابن المنذر اس قول کے حامی ہیں۔

راجح قول: بیٹھ کر پیشاب کرنا بہتر ہے

اہل علم کے دلائل اور احادیث کی روشنی میں راجح قول یہ ہے کہ بیٹھ کر پیشاب کرنا ادب اور احتیاط کے تقاضے کے مطابق ہے، کیونکہ اس سے چھینٹوں سے بچنے اور ستر کے ظاہر ہونے سے حفاظت ہوتی ہے۔ تاہم، ضرورت کے تحت کھڑے ہو کر پیشاب کرنا جائز ہے، بشرطیکہ چھینٹوں سے بچا جائے اور ستر محفوظ رہے۔

برتن میں پیشاب کرنا

ضرورت کے وقت کسی برتن میں پیشاب کرنا جائز ہے۔ اگر کوئی شخص بیمار ہو یا اٹھ کر باہر نہ جا سکے تو اس کے لئے بستر کے پاس کوئی برتن رکھا جا سکتا ہے جس میں وہ پیشاب کر سکے۔ حضرت رقیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے رات کے وقت بستر کے قریب برتن رکھا ہوا ہوتا تھا جس میں آپ پیشاب کر لیتے تھے (سنن ابو داؤد، حدیث نمبر 24)۔

اسی طرح حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے رات کے وقت ایک برتن میں پیشاب کیا (سنن نسائی، حدیث نمبر 33)۔ ان دونوں احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ ضرورت کے وقت برتن میں پیشاب کرنا جائز ہے، بشرطیکہ نجاست سے بچنے کا مکمل اہتمام کیا جائے۔

Sooraj Aur Chaand Ki Taraf Rukh Kar Ke Qaza-e-Hajat Karne Ka Masla

Baaz awam mein yeh ghalat fehmi payi jati hai ke qaza-e-hajat ke waqt sooraj ya chaand ki taraf rukh karna mana hai. Baaz log isko ehtram ke khilaf samajhte hain, lekin deen mein aisi koi baat mojood nahi hai. Ulama-e-kiram ka kehna hai ke shari'at mein is masle par koi mamani'at nahi hai, aur Nabi Kareem ﷺ se is silsile mein koi hadees sabit nahi hai. Yeh hamare deen ki khoobi hai ke is ne tauhaamaat se bachne ka sabaq diya hai aur logon ko haqeeqat pasandi ki taleem di hai.

Ulama-e-kiram ke mutabiq, agar kisi hadees ya Quran mein koi hukum wazeh na ho toh humein apne zaati khayalat ya tauhaamaat ko deen ka hissa banane se gurez karna chahiye. Nabi Kareem ﷺ ne farmaya: "Jis ne meri taraf koi jhooti baat mansoob ki, woh apna thikana jahannum mein bana le" (Sahih Bukhari, hadees number 107). Lihaza, deen ka ilm humein un cheezon se aagahi faraham karta hai jo haqeeqat mein deen ka hissa hain aur un baaton ko rad karta hai jo log apni taraf se deen mein shaamil karne ki koshish karte hain.

Qaza-e-Hajat Ke Doran Bayen Paon Par Zor Dene Ki Riwayat

Kuch logon ka nazriya hai ke qaza-e-hajat ke doran bayen paon par wazan dal kar baithna chahiye, taake yeh sunnat ke mutabiq ho. Is silsile mein ek riwayat Hazrat Suraqa bin Malik رضی اللہ عنہ se manqool hai, jismein zikr hai ke Nabi Kareem ﷺ ne is tarah baithne ka hukum diya. (Sunan al-Kubra, Baihaqi). Lekin yeh riwayat zaeef hai aur ulama-e-kiram ne isay ghair mo'tabar qarar diya hai.
Lihaza, qaza-e-hajat ke doran bayen paon par zor dena sunnat ka hissa nahi hai. Agar koi shakhs is tareeqe se baithne mein asaani mehsoos karta hai toh usay ikhtiyar kiya ja sakta hai, lekin isay sunnat ka darja nahi diya ja sakta.

Washroom Mein Dakhil Hone Aur Bahar Nikalne Ka Adab

Islami adab mein paakeeza aur taharat ko awwaleen ahmiyat di gayi hai. Washroom mein dakhil hone aur nikalne ke adab ka khaas dhiyan rakhna chahiye. Washroom mein dakhil hotey waqt pehle bayan paon rakhna chahiye aur bahar nikalte waqt pehle dayen paon bahar nikaalna chahiye. Nabi Kareem ﷺ ke uswa-e-hasna mein humein aam tor par aisay kaamon mein dayen taraf ko tarjeeh dene ka hukum milta hai jo muhtaram hon, jaise khanay ke liye dayen haath istemal karna, joota pehle dayen taraf se pehnna waghera. (Sahih Bukhari).

Is adab ki pairovi mein insaan ko jahan paakeeza aur taharat hasil hoti hai, wahi woh Allah ke ahkaam par amal karne ki sa'adat bhi hasil karta hai. Is ke bar'aks, washroom mein dakhil hone jaise napaak kaamon mein bayen taraf ko ikhtiyar kiya gaya hai. Yeh Nabi Kareem ﷺ ka mamool

raha hai ke jahan ehtram aur taharat ka pehlu ho, wahan dayen taraf ko tarjeeh di aur jahan napaaki ya ghair mohtaram umoor hon, wahan bayen taraf ko ikhtiyar kiya.

Pishaab Ke Chhinton Se Bachna

Pishaab ya istinja ke doran chhinton se bachna intehai zaroori hai kyun ke is bare mein sakht tanbeeh ayi hai. Hazrat Ibn Abbas رضی اللہ عنہما ki ek riwayat hai jismein Nabi Kareem ﷺ ne farmaya ke qabron mein azaab pane walon mein se ek shakhs ko azaab is liye diya ja raha hai ke woh pishaab ke chhinton se parheiz nahi karta tha (Sahih Bukhari, hadees number 218).
Is liye zaroori hai ke insaan mukammal ehtiyaat kare aur apne jism aur kapron ko napaaki se paak rakhe, taake woh Allah ki bargah mein paak saaf ho kar namaz aur ibadaat ki sa'adat hasil kar sake. Agar insaan is baat ka ehtimaam na kare toh yeh na sirf duniya mein balke aakhrat mein azaab ka sabab bhi ban sakta hai.
Hazrat Abu Hurairah رضی اللہ عنہ se riwayat hai ke Nabi Kareem ﷺ ne farmaya: "Aam tor par qabar ka azaab pishaab ki chhinton se bachne mein laparwahi karne ki wajah se hota hai" (Sunan Nasai). Is liye yeh intehai ahmiyat ka hamil adab hai ke pishaab karte waqt insaan chhinton se mukammal bachao kare.

Khare Ho Kar Pishaab Karne Ke Masle Mein Ahl-e-Ilm Ka Ikhtilaaf

Khare ho kar pishaab karne ke hawale se ahl-e-ilm mein ikhtilaaf paya jata hai. Baaz ulama is amal ko makrooh qarar dete hain jabke baaz mutlaq tor par jaiz qarar dete hain. Is masle mein teen aqwaal hain. Pehle Qaul ke mutabiq, baghair uzr ke khare ho kar pishaab karna makrooh hai, agar uzr ho toh jaiz hai. Dosra Qaul yeh hai ke khare ho kar pishaab karna mutlaq tor par jaiz hai, chahe zaroorat ho ya na ho. Teesre Qaul ke mutabiq, pishaab karne ki jagah ki noiyat par hukm ka inhisaar hai, yani agar zameen naram ho toh khare ho kar pishaab karna jaiz hai aur agar sakht ho toh baith kar pishaab karna behtar hai.

Pehla Qaul: Uzr Ki Mojoodgi Mein Jaiz Aur Baghair Uzr Ke Makrooh

Pehle Qaul ke mutabiq, agar koi uzr mojood ho toh khare ho kar pishaab karna jaiz hai, aur agar uzr na ho toh behtar hai ke insaan baith kar pishaab kare. Fuqaha Hanafiyah aur fuqaha Shafiyah is Qaul ke hami hain, aur baaz sahaba se bhi isi qisam ka Qaul manqool hai, jaise Hazrat Umar رضی اللہ تعالی عنہ, Hazrat Abdullah bin Masood رضی اللہ تعالی عنہ, aur Hazrat Aisha رضی اللہ تعالی عنہا.

Daleel: Hazrat Aisha رضی اللہ عنہا se marwi hai ke jo shakhs kahe ke Nabi Kareem ﷺ khare ho kar pishaab karte the, uski tasdeeq na karo kyun ke aap hamesha baith kar pishaab karte the. (Hadees Sunan Tirmidhi, hadees number 12, Sunan Nasai aur Ibn Majah). Yeh saheeh hadees hai. Is hadees se yeh sabit hota hai ke Nabi Kareem ﷺ ne aam tor par baith kar pishaab kiya.

Daleel: Hazrat Abdul Rahman bin Hassana رضی اللہ عنہ se riwayat hai ke Rasool Allah ﷺ ek dhaal numa cheez le kar aaye aur uske peechay baith kar peeshab kiya. Kuch logon ne kaha ke aap aise peeshab kar rahe hain jaise aurat peeshab karti hai. Is se maaloom hota hai ke aap ﷺ ne parda ikhtiyar kiya aur baith kar peeshab kiya. (Hadith Sunan Nasa'i, Hadith Number 30, Ibn Majah) Ye riwayat bhi sahih hai.

Daleel: Hazrat Umar رضی اللہ عنہ se riwayat hai ke Nabi Kareem ﷺ ne unhein kharay ho kar peeshab karte huye dekha aur farmaya ke kharay ho kar peeshab na karo. Iske baad Hazrat Umar رضی اللہ عنہ ne kabhi kharay ho kar peeshab nahi kiya. (Hadith Sunan Ibn Majah, Hadith Number 308). Imam Bayhaqi aur Imam Hakim ne bhi ise apni kutub mein naql kiya hai.

Dosra Qaul: Mutlaq tor par kharay ho kar peeshab karna jaiz hai

Dosray qaul ke mutabiq, kharay ho kar peeshab karna mutlaq tor par jaiz hai chahe koi uzr ho ya na ho. Fuqaha Hanabila is qaul ke haami hain aur Hazrat Umar رضی اللہ عنہ, Hazrat Abdullah bin Umar رضی اللہ عنہ, aur Hazrat Abu Huraira رضی اللہ عنہ se bhi yahi qaul manqool hai.

Daleel: Hazrat Huzaifah رضی اللہ عنہ se riwayat hai ke Nabi Kareem ﷺ aik jagah gaye aur wahan kharay ho kar peeshab kiya. Ye hadith Sahih Bukhari (Hadith Number 224) mein hai aur is se maaloom hota hai ke aap ﷺ ne aik moqa par kharay ho kar peeshab kiya.

Daleel: Hazrat Abdullah bin Dinar farmatay hain ke unhon ne Hazrat Abdullah bin Umar رضی اللہ عنہما ko kharay ho kar peeshab karte dekha. Hazrat Abdullah bin Umar رضی اللہ عنہ Nabi Kareem ﷺ ki har sunnat ki pairwi karte thay, is se ye natija nikalta hai ke unhon ne Nabi Kareem ﷺ ko bhi is amal mein dekha hoga.

Teesray Qaul ka Khulasa

Teesray qaul ke mutabiq, zameen ki noiyat par hukum ka inhsaar hai. Agar zameen naram ho aur peeshab ke cheente na aayein to kharay ho kar peeshab karna jaiz hai aur agar zameen sakht ho to baith kar peeshab karna behtar hai. Imam Malik aur Imam Ibn Mundhir is qaul ke haami hain.

Raajih Qaul: Baith kar peeshab karna behtar hai

Ahl-e-ilm ke daleel aur ahadith ki roshni mein raajih qaul ye hai ke baith kar peeshab karna adab aur ihtiyaat ke taqaazon ke mutabiq hai, kyunke is se cheenton se bachne aur satr ke zaahir hone se hifazat hoti hai. Haan, zaroorat ke tehat kharay ho kar peeshab karna jaiz hai, bas ye zaroori hai ke cheenton se bacha jaye aur satr mehfooz rahe.

Bartan mein Peeshab Karna

Zaroorat ke waqt kisi bartan mein peeshab karna jaiz hai. Agar koi shakhs bemar ho ya uth kar bahar na ja sakay to uske liye bistar ke paas koi bartan rakha ja sakta hai jismein woh peeshab kar sakay. Hazrat Raqeekah رضی اللہ عنہا bayan karti hain ke Nabi Kareem ﷺ ne raat ke waqt bistar ke qareeb bartan rakha hota tha jismein aap peeshab kar lete thay (Sunan Abu Dawood, Hadith Number 24).

Isi tarah Hazrat Ayesha رضی اللہ عنہا ki riwayat hai ke Nabi Kareem ﷺ ne raat ke waqt aik bartan mein peeshab kiya (Sunan Nasa'i, Hadith Number 33). In dono ahadith se maaloom hota hai ke zaroorat ke waqt bartan mein peeshab karna jaiz hai, bas ye zaroori hai ke najasat se bachne ka mukammal ehtimam kiya jaye.